لال مسجد، جامعہ فریدیہ اور علما کی جدّ وجہد

مولانا قاری سعید، ر ن
جامعہ اسلامیہ راولپنڈی

شوال کے مہینے میں دینی مدارس میں تعلیمی سال کا آغاز ہوتا ہے ہر مدرسے میں اپنی وسعت وانتظام کے مطابق طلبہ کے داخلے ہوتے ہیں۔ اور ابتدائی انتظامات مکمل ہونے کے بعد درس وتدریس کا سلسلہ شروع ہوتا ہے گزشتہ سال جامعہ فریدیہ، جامعہ حفصہ اور لال مسجد کے ساتھ جو دردناک سانحہ رونما ہوا وہ پرویز مشرف کے تاریک دور کا ایک بھیانک منظر تھا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ پرویزی حکومت کے زوال میں اس دردناک حادثہ کا اثر سب سے زیادہ تھا اور آج تک اس واقعہ کی ہولناکی ملک کے عوام وخواص کے دل ودماغ پر نقش ہے امریکی اقتدار کے بل بوتے پر ناعاقبت اندیش اقدامات کیوجہ سے پرویزی اقتدار ذلت ومسکنت اور عبرت کا نشانہ بن گیا۔

امریکی آشیر باد سے حاصل ہونے والے پرویزی اقتدار کی تباہی میں افغانستان میں طالبان کی اسلامی حکومت کو لاجسٹک سپورٹ کے عیارانہ عنوان کے ذریعے برباد کرنے اور امریکی اقتدار کو دوام بخشنے، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے وسائل کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ اندرونی طور پر لال مسجد، اور جامعہ حفصہ کو بمباری اور کیمیکل ہتھیاروں سے معصوم طلبہ وطالبات کو بھسم کرنے کا بھی بڑا دخل تھا۔ جبکہ ان مسائل کے حل کے لئے متبادل پیش کئے گئے۔

اور آپریشن رکوانے کے لئے علماء نے ہر ممکن کوشش کی اور کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ مگر اقتدار کے نشے میں دھت حکمران امریکی ایجنڈے کو آگے بڑھانے میں میں ایسے محو تھے کہ کوئی معقول بات ان کے فہم سے بالاتر تھی۔

ملکی وبین الاقوامی، پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں جس طرح اس ایشو کو کوریج دی گئی اس کی مثال ماضی قریب میں بہت کم ملتی ہے۔

لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے معصوم طلبہ وطالبات کی شہادت کوامریکہ اور بعض دیگر سیکولر طاقتوں کے علاوہ کسی نے بھی جائز اور دُرست نہیں سمجھا، بلکہ اکثر غیر جانب دار سیکولر صحافیوں اور تجزیہ نگاروں نے بھی اس کوملک کی تباہی کی طرف پیش قدمی اور ظالمانہ اقدام قرار دے کر ہر طرح اس کی مذمت کی اس واقعہ سے پہلے اور اس کے دوران جو کوششیں ان مسائل کے حل کے لئے کی گئی وہ تاریخ کا حصہ بن چکی ہیں۔

نمبر۱......لال مسجد کا کھلوانا۔نمبر۲۔جامعہ فریدیہ کی واگزاری۔نمبر۳۔جامعہ حفصہ کی تعمیر۔نمبر۴۔حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب کی رہائی۔نمبر۵۔مختلف لوگوں پر جومقدمات قائم کئے گئے ان کی واپسی۔

جمعیت اہل السنۃ والجماعۃ جواسلام آباد اور راولپنڈی کی قدیم اور اہل حق کی نمائندہ تنظیم ہے اس نے روزِ اول سے ان مسائل کے حل کے لئے کوششیں کیں انتظامیہ سے ہر سطح پر ان مسائل کے بارے میں مذاکرات ہوتے رہے، لال مسجد کی بندش چونکہ حکومت کی بدنامی کا باعث تھی اس لئے اس کے بارے میں مذاکرات جلد کامیاب ہوئے۔

اور کسی قسم کی بدمزگی پیدانہیں ہوئی۔لال مسجد کے لئے فی الحال مولانا عبدالعزیز صاحب کی جگہ حضرت مولانا عبدالغفار صاحب (جو جامعہ فریدیہ کے منتظم تھے) کوخطیب اور مولانا عبدالعزیز صاحب کے بھانجے مولانا عامر صدیق کو نائب خطیب بنایا گیا دونوں حضرات اب تک بحسن وخوبی انتظام کو چلارہے ہیں...... نازک حالات کے باوجود اب تک کوئی مسئلہ درپیش نہیں ہوا انتظامیہ نے بھی لال مسجد کے پرامن نظام پر سکھ کا سانس لیا مولانا عبد العزیز صاحب اس سے قبل سہلی ڈیم میں زیرحراست تھے وہاں سے ان کواڈیالہ جیل منتقل کر دیا گیا۔جیل کے ماحول سے ان کی صحت بھی خراب ہوتی چلی گئی۔اسی اثناء میں مولانا عبدالعزیز صاحب نے قائد جمعیۃ مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے نام خط لکھ کر اپنے بھانجے اور لال مسجد کے حالیہ نائب خطیب مولانا عامر صدیق کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے شیخ الحدیث ممتاز عالم دین مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب دامت برکاتہم کوساتھ لے کر ڈیرہ اسماعیل خان جاکر براہ راست مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو یہ خط پہنچائیں۔

خط میں مولانا عبدالعزیز صاحب نے مولانا فضل الرحمٰن صاحب کی ذات پر مکمل اعتماد کے اظہار کے بعد اپنے معاملات میں دلچسپی لے کرانہیں حل کرانے کی طرف خصوصی توجہ دلائی مولانا فضل الرحمٰن نے مولانا عبدالعزیز ب کے فرمانے اور اپنے استاذ ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب کے حکم کی بنیاد پر الیکشن کی سخت گہما گہمی کے باوجود اسلام اور ان کے معاملے کوآگے بڑھانے کا وعدہ کرلیا، چنانچہ بہت جلد ہی وہ اسلام آباد آگئے اور آرمی افسران سے نا عبدالعزیز صاحب کواڈیالہ جیل سے ریسٹ ہاؤس منتقل کیا گیا مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے طرف سے ں اسلام آباد آنے کا کہا گیا۔چنانچہ رات کومولانا عبدالعزیز صاحب سے مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے تقریباً ڈیڑھ دو گھنٹے ملاقات کی جس میں مولانا عبدالغفار صاحب مولانا مفتی ابرار صاحب اور راقم

شریک تھے جس میں اس بات پر غور ہوا کہ الیکشن کے بعد اس مسئلے کو سیاسی طور پر حل کیا جائے گا۔ کیونکہ موجودہ حکومت امریکہ کے دباؤ کیوجہ سے پیش رفت پر آمادہ نہیں ہے الیکشن میں کچھ پارٹیوں نے لال مسجد اور جامعہ حفصہ کو الیکشن ایشو بنا کر کامیابی حاصل کی۔ لیکن افسوس کہ کامیابی کے بعد ان کی زبانوں سے کوئی کلمہ خیر تک نہ نکلا۔ نہ اب تک اسمبلی کے فلور پر کوئی آواز ان کی طرف سے اٹھائی گئی۔ اس درمیان جمعیت اہل السنّت والجماعۃ سے وابستہ علماء نے انتظامیہ سے مذاکرات جاری رکھے اور کسی حد تک پہنچنے کی کوشش کرتے رہے۔ مگر اختیارات چونکہ اوپر کی سطح کے لوگوں کے پاس تھے اس لئے بات زیادہ آگے نہ بڑھ سکی۔ علماء نے اس دوران مولانا فضل الرحمٰن صاحب سے تین بار تفصیلی ملاقاتیں کیں مولانا نے فرمایا کہ میں اس مسئلہ کو ہر میٹنگ میں اٹھا رہا ہوں۔ یہاں تک کہ جب چار پارٹیوں کا اتحاد بنا تو اس میٹنگ میں بھی اٹھاتا رہا ہوں، لیکن ملکی صورت حال غیر واضح ہونے کی وجہ سے کوئی پیش رفت نہیں ہو رہی تھی۔ چنانچہ اہل السنّت والجماعۃ کے ایک اجلاس منعقد جامعہ اسلامیہ راولپنڈی میں ان مسائل کے حل کے لئے روایتی کوششوں سے ہٹ کر نیا انداز اپنانے کی ضرورت پر زور دیا گیا اور مولانا مفتی عبدالرحمٰن کو میڈیا کے ذریعے ان مسائل کو اجاگر کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی جو انہوں نے خوب نبھائی اور ہمیشہ کی طرح علماء کی ترجمانی کا حق ادا کیا ۴ جون 2008ء جامعہ قاسمیہ اسلام آباد قاری عبدالکریم صاحب کے ہاں جو اجلاس منعقد ہوا اس میں فیصلہ کیا گیا کہ اس تحریک کو آگے بڑھایا جائے اور اس کو ملکی سطح پر منظم کیا جائے چنانچہ باقاعدہ علماء ایکشن کمیٹی کی تشکیل ہوئی جس میں راولپنڈی، اسلام آباد کے یہ علماء شامل کئے گئے۔ راقم السطور، مولانا عبدالغفار، مولانا قاضی عبدالرشید مولانا عامر صدیق، مولانا محمد شریف ہزاروی، مولانا نذیر فاروقی، مولانا ظہور احمد علوی، مولانا قاری عبدالکریم، مولانا مفتی محمد فاروق، مولانا مفتی عبدالسلام، حافظ عمر فاروق، جبکہ مولانا مفتی عبدالرحمٰن کو ایکشن کمیٹی کا ترجمان، اور قاضی عبدالرشید صاحب کو کنونیز اور راقم السطور کو اس کا سرپرست منتخب کیا گیا، نیز اس میں یہ بھی طے ہوا کہ مورخہ 6 جولائی 2008ء کو اسلام آباد لال مسجد میں ملکی سطح کی کانفرنس منعقد کی جائے چنانچہ اس کانفرنس کے انتظامات وغیرہ کے لئے 8 جون 2008ء مسجد دار السلام اسلام آباد میں مولانا محمد شریف صاحب کے ہاں، اور پھر 14 جون 2008ء جامعہ فاروقیہ دھمیال کیمپ راولپنڈی میں میٹنگ ہوئی اس میں یہ بھی طے ہوا کہ ایک ابتدائی کانفرنس جامعہ اسلامیہ راولپنڈی میں منعقد کی جائے۔

چنانچہ 16 جون 2008ء کو یہ جلسہ منعقد ہوا جس میں مقامی علماء کے علاوہ مولانا عطاء الرحمٰن ایم، این، اے۔ حافظ حسین احمد ایم، این اے وڈپٹی پارلیمانی لیڈر، مولانا قاضی نثار احمد گلگتی، لیاقت بلوچ وغیرہ حضرات شریک ہوئے چونکہ لال مسجد، اور جامعہ حفصہ، اور جامعہ فریدیہ کا مسئلہ پورے ملک کا مسئلہ بن چکا تھا اس لئے تحریک کو آگے بڑھانے کے لئے ملک کی سب دینی وسیاسی جماعتوں سے رابطہ کا فیصلہ کیا گیا،

چنانچہ وفاق المدارس العربیہ، جمعیت علماء اسلام، ملت اسلامیہ، جمعیۃ علماء اسلام مولانا سمیع الحق گروپ، خدام

اہل السنۃ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، اشاعت التوحید والسنۃ، جمعیۃ اہل سنت والجماعت (بطور میزبان) سے رابطے کے بعد جامعہ اسلامیہ بتاریخ 3 جولائی بروز جمعرات سربراہی اجلاس منعقد ہوا جس میں مقامی علماء کے علاوہ مولانا عبدالغفور حیدری جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام، مولانا محمد احمد لدھیانوی امیر ملت اسلامیہ، مولانا عبدالرؤف فاروقی نمائندہ جمعیت علماء اسلام مولانا سمیع الحق گروپ، مولانا قاضی ھارون الرشید نمائندہ خدام اہل السنّت، مولانا اشرف علی صاحب نائب امیر اشاعت التوحید والسنّت وغیرہ حضرات شریک ہوئے۔اس میں 6 جولائی کی کانفرنس اور علماء ایکشن کمیٹی میں ہر جماعت کی نمائندگی کے بارے غور کیا گیا، مولانا عبدالغفور حیدری نے جمعیت علماء السلام کی طرف سے مولانا امجد خان کو نامزد کیا، مولانا محمد احمد لدھیانوی، نے اپنی جماعت کی طرف سے مولانا عبدالغنی مرکزی سیکرٹری مالیات نامزد کیا، مولانا سمیع الحق کی طرف سے مولانا عبدالحلیم قاسمی، اور پاکستان شریعت کونسل کی طرف سے مولانا عبدالحق خان بشیر کو نامزد کیا گیا۔ جبکہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی طرف سے ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا قاضی عبدالرشید مسئول اسلام آباد، مولانا ظہور احمد علوی، مسئول راولپنڈی، مفتی عبدالرحمٰن، تینوں حضرات شروع دن سے اب تک اپنی اپنی ذاتی ومقامی حیثیتوں کے علاوہ وفاق کی نمائندگی میں بھرپور کردار ادا کر رہے تھے اور اب تک کر رہے ہیں،

ان کے علاوہ وفاق کی مرکزی قیادت بھی ان تمام معاملات میں شریک رہی ہے اور ٹیلیفونک مشاورت کے علاوہ صدر وفاق شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب اپنے تمام مشاغل اور پیرانہ سالی کے باوجود اور ناظم اعلیٰ حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب متعدد مرتبہ طویل مسافت طے کر کے بذات خود راولپنڈی، اسلام آباد تشریف لاتے رہے۔ بدنام زمانہ آپریشن سائلنس کے درندہ صفت تمام مجرموں بشمول ان کے سرغنہ پرویز مشرف کو کیفر کردار تک پہنچانے اور انہیں عبرت کا نشان بنانے کے لئے وفاق المدارس نے ہی سپریم کورٹ آف پاکستان میں ان کے خلاف اس وقت مقدمہ دائر کیا جب پرویز مشرف کرسی اقتدار پر براجمان تھا اور ہر طرف خوف وہراس چھایا ہوا تھا جناب شوکت عزیز صدیقی ایڈوکیٹ اور اُن کی معاونت کے لئے ملک کے نامور وکیل جناب افتخار گیلانی کے تقرر کے سلسلے میں کئی میٹنگیں ہوئیں جس میں ان حضرات کے علاوہ جسٹس ریٹائرڈ مولانا مفتی محمد تقی عثمانی، مولانا زاہد الراشدی، مولانا مفتی ابولبابہ شاہ منصور، مولانا مفتی محمد چیف ایڈیٹر روزنامہ اسلام، مفتی عبدالمجید بھی یہاں جامعہ اسلامیہ صدر راولپنڈی میں تشریف لائے اور مقدمہ کی پیشی کے موقع پر مقامی وگردنواح کے علماء کے علاوہ صدر وفاق، ناظم اعلیٰ وفاق، مفتی ابولبابہ، مولانا عبدالسلام حضرو بھی سپریم کورٹ میں پیش ہوئے، وفاق المدارس نے ماشاءاللہ ہر طرح سے بھرپور کردار ادا کیا۔

اس ابتدائی اجلاس کے بعد اسلام آباد کانفرس کے لئے مختلف وفود کی تشکیل کر کے مختلف علاقوں میں بھیجے گئے۔ اور وہاں علماء، ارباب مدارس اور مذہبی سیاسی شخصیات سے ملاقاتیں کر کے اسلام آباد کانفرنس میں شرکت کے لئے پُر

زور دعوت دی گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں کا جم غفیر اس کانفرنس میں شریک ہوا، اور مذہبی و سیاسی جماعتوں کی مقتدر شخصیات نے شرکت کر کے کانفرنس کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، مولانا مفتی رفیع عثمانی، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، حافظ حسین احمد، مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ، مولانا خبیب احمد عمر، مولانا صاحبزادہ عبدالرحیم نقشبندی، مولانا انوار الحق اکوڑہ خٹک، مولانا مطیع الرحمٰن درخواستی، مولانا محمد احمد لدھیانوی، مولانا محمد عالم طارق، مولانا ڈاکٹر محمد عادل، اور مولانا عبدالسلام حضرو، مفتی کفایت اللہ و دیگر شخصیات نے خطاب کیا۔

اس کانفرنس کے انتظامات کے لئے راولپنڈی، اسلام آباد کے مدارس کے اساتذہ وطلبہ نے زبردست محنت کی اور جس نظم وضبط کا مظاہرہ کیا اس سے اندازہ ہوا کہ دینی مدارس کے طلبہ کو اللہ تعالیٰ نے دین کی برکت سے بڑی صلاحیتوں سے نوازا ہے، مہمانوں کا اکرام سیکورٹی، سٹیج کی حفاظت، مشکوک لوگوں پر نگاہ، علماء کا احترام، ان سب معاملات کو بہتر انداز سے انجام دیا، کانفرنس صبح دس بجے سے عصر گئے تک پورے جوش وخروش سے جاری رہی۔

بدقسمتی سے کامیاب کانفرنس کے چند منٹ بعد ہی میلوڈی کے پاس خودکش دھماکہ ہوا جس سے پولیس کے بہت سے اہلکار شہید ہوگئے، پوری دُنیا کا میڈیا کانفرنس کو کوریج دے رہا تھا کہ اچانک دھماکے کیوجہ سے رُخ اس کی طرف ہوگیا، اس کانفرنس نے حکومت، عوام، اور دین دار طبقہ کو یہ مثبت پیغام دیا کہ لال مسجد اور جامعہ حفصہ پر ہونے والے مظالم کی تلافی تو نہیں ہوسکتی لیکن جامعہ فریدیہ کی بحالی اور جامعہ حفصہ کی دوبارہ تعمیر اور مولانا عبدالعزیز کی رہائی پر اب پیش رفت ہونی چاہئے۔

۱۳/ جولائی کو جامع مسجد خلفاء راشدین میں علماء ایکشن کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا اجلاس کا لائحہ عمل طے کیا گیا جس میں خصوصیت سے لاہور میں دس ۱۰/ جولائی کو کانفرنس کے انعقاد پر غور ہوا، میٹنگ میں دیگر جماعتوں کے نمائندوں کے ساتھ ملت اسلامیہ کے نامزد میں مولانا عبدالغنی صاحب بہاولپور سے تشریف لائے اور میٹنگ میں شرکت کی، ماشاء اللہ مولانا عبدالغنی صاحب ہر میٹنگ میں اور پھر لاہور کی مختلف میٹنگوں میں اور اجتماعات میں بھی شریک رہے اور اپنی جماعت کی نمائندگی بہتر طریقے اور پابندی سے کی جس پر علماء ایکشن کمیٹی اُن کے کردار پر بھرپور خراج تحسین پیش کرتی ہے ان مسائل میں مزید رفتار تیز کرنے کے لئے علماء ایکشن کمیٹی نے طے کیا کہ جامعہ حفصہ کی جگہ خیمے نصب کر کے بچیوں کا تعلیمی سلسلہ شروع کیا جائے چنانچہ ۲۵/ جولائی ۲۰۰۸ء بعد نماز جمعہ یہ پروگرام مرتب کیا گیا نماز کے بعد تقاریر ہوئیں اور پھر جامعہ حفصہ کی جگہ پر خیمے نصب کر کے وہاں تعلیم کا آغاز کیا گیا خیموں کی تنصیب کو میڈیا نے خوب کوریج دی اور عوام میں بھی اس کو بہت زیادہ پذیرائی ملی۔

مقصد حکومت کو واضح پیغام دینا تھا کہ جامعہ حفصہ کی جگہ تعلیم کا سلسلہ جاری رکھنا علماء کے اہم ترین مقاصد میں سے ہے، حکومت نے اس سلسلہ میں خیموں کی تنصیب سے روکنے کی بھرپور کوشش کی مگر وہ اس میں کامیاب نہ ہوسکی

ایکشن کمیٹی نے تمام تر پریشر کے باوجود اعلان کردہ عزم کی تکمیل کی، خیموں کی تنصیب کے بعد بھی حکومت نے رابطہ کر کے پیشکش کی کہ خیمے اتارنے کی صورت میں ہم دفعہ 188 کے تحت 625 طلبہ پر مقدمات واپس لے لیں گے۔ چنانچہ حکومت کی طرف سے یہ آرڈر بذریعہ فیکس موصول ہوا۔ چونکہ خیموں میں تعلیم کا سلسلہ چھٹیوں کے زمانے میں تھا اور کوئی مستقلاً بھی نہ تھا بلکہ مطالبات منوانے کے لئے احتجاج کا ایک طریقہ تھا۔ جو میڈیا کی کوریج اور عوام کی پذیرائی سے اچھے انداز سے ریکارڈ ہو گیا اسی سے حکومت کچھ دینے پر مجبور ہوگئی۔

چنانچہ باہمی مشورے سے حکومت کی پیشکش کو قبول کرتے ہوئے بالآخر دو ہفتے بعد خیمے اتار دیئے گئے، لاہور کے اجلاس اور کانفرنس کے بارے میں مشورے کے لئے راولپنڈی سے علماء کا وفد ۴/ اگست کو راقم، قاضی عبدالرشید، مولانا ظہور احمد علوی، مولانا نذیر فاروقی مولانا عبدالغفار، مولانا عامر صدیقی کے ہمراہ جامعہ مدینہ لاہور پہنچا، لاہور کے علماء اور دینی تنظیمات کے نمائندے شریک ہوئے جن میں خصوصیت سے مولانا پیر سیف اللہ خالد صاحب مہتمم جامعہ منصورالاسلامیہ، جمعیۃ علماء اسلام کے حافظ ریاض درانی، بلال میر جمعیت علماء اسلام مولانا سمیع الحق گروپ کے، مولانا عبدالرؤف فاروق، اور ملت اسلامیہ کے مولانا عبدالغنی، جامعہ اشرفیہ کے نمائندہ مولانا مجیب الرحمٰن انقلابی، اور میزبان جمیعۃ علماء اسلام کے مولانا محمود میاں مدنی وغیرہ حضرات نے شرکت کی، لاہور کی کانفرنس کو ان حضرات نے کامیاب کرنے کی بھرپور کوشش کی چنانچہ ان کی کوششوں کی برکت سے کانفرنس کامیاب ہوئی۔ اور اس کے ملک پر بڑے اچھے اثرات مرتب ہوئے ۱۶/ اگست کو علماء ایکشن کمیٹی کی تفصیلی ملاقات ڈی۔سی۔ اسلام آباد سے ہوئی جس میں تینوں مسائل جامعہ فریدیہ کی واگزاری جامعہ حفصہ کے مسائل، اور مولانا عبدالعزیز صاحب کی رہائی کے بارے میں تفصیلی گفتگو ہوئی اور ہر ایک کے بارے میں لائحہ عمل طے کیا گیا۔

اور الگ الگ تین درخواستیں مرتب کی گئیں، انتظامیہ سے جامعہ فریدیہ کے کھولنے کے بارے میں چند شرائط پر اتفاق ہوا...... جو آگے علماء ایکشن کمیٹی اور حکومت کے درمیان طے پانے والے فارمولے کے ضمن میں مذکور ہیں۔ انتظامیہ سے اس ملاقات کے بعد مولانا فضل الرحمٰن صاحب سے علماء ایکشن کمیٹی کی ملاقات طے تھے۔ ملاقات میں انتظامیہ سے طے شدہ معاملات کی تفصیل بتائی گئی، انہوں نے ان شرائط کو غیر مناسب نہ سمجھا، اور فرمایا کہ حکومت کی طرف سے یہ پیش رفت ہمارے مسلسل ڈائیلاگ کا نتیجہ ہے۔ حکومت کے چار فریقی سربراہوں کو تقریباً ہر میٹنگ میں اس مسئلہ کو اٹھایا۔ اور ان مسائل کی اہمیت کو اجاگر کرتا رہا۔

چنانچہ ۲۷/ اگست کو مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے علماء ایکشن کمیٹی کے رہنماؤں کو بلایا۔ مولانا نے تفصیل سے بتایا کہ زرداری صاحب کی طرف سے مسلسل تعاون اور اتحاد کے بارے میں آج کل گفتگو ہو رہی ہے اور صدارتی الیکشن میں ان کی طرف سے تعاون کا کہا جا رہا ہے، میں نے صدارتی الیکشن میں تعاون کے لئے چند شرائط رکھیں، جن میں لال مسجد سے وابستہ مسائل یعنی جامعہ فریدیہ کی واگزاری، جامعہ حفصہ کی تعمیر، اور مولانا عبدالعزیز صاحب کی

رہائی سرفہرست ہیں۔ اس کے علاوہ قبائلی علاقوں میں آپریشن بند کرنا بھی شامل ہے، اس سلسلے میں لائحہ عمل طے کرنے کے لئے مولانا نے فرمایا کہ ایکشن کمیٹی کے دوتین علماء کے علاوہ جمعیت کی طرف سے مقرر کردہ نمائندے مل کر انتظامیہ سے مذاکرات کریں گے، ایکشن کمیٹی کی طرف سے مذاکرات کی پیچیدگی اور روایتی بیوروکریسی کے طرز عمل کا ذکر کیا گیا، تو مولانا نے ان کے سامنے زرداری صاحب سے فون پر بات کی، زرداری صاحب نے جواب میں بتایا کہ میں نے متعلقہ حکام کو ہدایت کر دی ہے، کہ وہ علماء ایکشن کمیٹی سے مذاکرات کر کے معاملات کو فائنل کریں۔

چنانچہ ۲۹/ اگست ۲۰۰۸ء بروز جمعہ شام ۵ بجے سیکرٹری داخلہ جناب کمال شاہ، بریگیڈیر چیمہ، چیف کمشنر حامد علی خان، ڈپٹی کمشنر عامر احمد علی سے میٹنگ شروع ہوئی۔ علماء کی طرف سے راقم، مولانا قاضی عبدالرشید، مولانا ظہور احمد علوی، مولانا نذیر فاروقی، مولانا عبدالغفار جامعہ فریدیہ، مولانا عامر صدیقی، مولانا مفتی محمد فاروق تھے کئی گھنٹوں پر محیط یہ میٹنگ جاری رہی، سیکرٹری صاحب بار بار مشیر داخلہ رحمٰن ملک کے پاس جاتے رہے۔ بالآخر یہ پیغام لائے کہ جامعہ فریدیہ کے بارے میں، اور دیگر مسائل کے حل کے بارے میں 8 /ستمبر کو میٹنگ ہوگی، جس کے جواب میں ہمیں کہنا پڑا کہ صدارتی انتخاب تو 6 /ستمبر کو ہو رہا ہے اس کے بعد ان مسائل کی کوئی اہمیت نہیں رہے گی، اس لئے مذکرات یہی ختم کر دیتے ہیں، اس دوران مولانا فضل الرحمٰن صاحب سے فون پر رابطہ کر کے صورت حال کی اطلاع دی گئی، جس پر مولانا نے فرمایا کہ میں مشیر داخلہ سے بات کرتا ہوں، چنانچہ اس کے بعد سیکرٹری داخلہ بھی جامعہ فریدیہ کے بارے میں اس فارمولے پر متفق ہوئے جو ایکشن کمیٹی اور D.C کی میٹنگ میں طے ہوا تھا، یہ فارمولہ پانچ نکات پر مشتمل ہے

۱...... طلبہ صرف تعلیم میں مشغول ہوں گے، اساتذہ کرام طلبہ کو جامعہ کے قواعد وضوابط کا پابند بنائیں گے، اور غیر تعلیمی سرگرمیوں میں شرکت نہیں کر سکتے۔

۲...... جامعہ فریدیہ کے لئے اگر سامنے E-8 کی طرف سے راستہ میں کچھ اعتراضات ہوں تو عقب کی جانب سے یعنی یونیورسٹی کی طرف سے بنائے گئے راستہ کو استعمال کیا جائے گا۔

۳...... طلبہ کی تعداد پہلے کی نسبت کم ہوگی اور باہمی مشاورت سے یہ تعداد طے کر لی جائے گی۔

۴...... جو افراد سنگین مقدمات میں ملوث ہوں انہیں جامعہ میں داخلہ نہیں دیا جائے گا۔

۵...... علماء ایکشن کمیٹی مدرسہ انتظامیہ سے تعاون کرے گی اور تمام امور کی نگرانی کرے گی۔ اوقاف کے ڈپٹی ڈائریکٹر علماء ایکشن کمیٹی کے ساتھ ہوں گے۔

جامعہ حفصہ، اور مولانا عبدالعزیز صاحب کے بارے میں بھی تفصیلی بات ہوئی۔ جامعہ حفصہ کے امور کے بارے میں یہ طے ہوا کہ اس کے بارے میں مولانا عبدالعزیز صاحب سے مشورہ ضروری ہے چنانچہ سیکرٹریٹ میں رات گئے تک مذاکرات کے بعد علماء ایکشن کمیٹی اور انتظامیہ کے چیف کمشنر جناب حامد علی خان، اور ڈپٹی کمشنر جناب

عامر احمد علی مولانا عبدالعزیز صاحب سے مشورہ کے لئے تقریباً رات 2 بجے تک ان سے گفتگو رہی اور طے ہوا کہ جامعہ حفصہ کی جگہ کوئی نئی بلڈنگ تعمیر نہ کرنے اور اس جگہ کو لال مسجد کا حصہ بنانے اور جامعہ حفصہ کے لئے مناسب سیکٹر میں معقول پلاٹ الاٹ کیا جائے، اس ملاقات کے دوران انتظامیہ نے افسران بالا سے رابطہ کیا اور کل یعنی 30 / اگست 2008ء کو مشیر داخلہ سے 2 بجے میٹنگ کا وقت مقرر ہوا۔ چنانچہ 30 / اگست کو پہلے انتظامیہ سے ان معاملات پر ڈرافٹ باہمی مشورے سے تیار ہوئے اور مشیر داخلہ مع سیکرٹری داخلہ اوافسران انتظامیہ سے تفصیلی گفتگو ہوئی اوا سی شام کو جامعہ فریدیہ کھولنے کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ رات 7 بجے جامعہ فریدیہ سے پولیس ہٹائی گئی، اور جامعہ واگذار کردیا گیا جس سے علماء میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

ان معاملات سے علماء کو آگاہ کرنے کے لئے اسلام آباد، اور راولپنڈی کے علماء کی میٹنگ دوسرے دن مولانا نذیر فاروقی صاحب کے مدرسہ معارف القرآن اسلام آباد میں منعقد ہوئی اور طویل مذاکرات کی تفصیل اور جامعہ فریدیہ کھلنے کے اس منظر سے علماء کو آگاہ کیا گیا۔ اور جن جن حضرات نے اس میں تعاون کیا ان کا شکریہ ادا کیا گیا۔

میٹنگ میں مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی ودیگر علماء شریک ہوئے۔ ان طویل معاملات کے طے ہونے کے بعد بحمدہٖ تعالیٰ مورخہ 10 / اکتوبر 2008ء ۱۸/شوال ۱۴۲۹ھ بروز پیر جامعہ فریدیہ میں تعلیمی سال کا آغاز کیا گیا اور حضرات علماء نے شرکت کر کے دعاؤں کے ساتھ افتتاح کیا اور طلبہ کو نصائح کیں۔ اور اس طویل آزمائش کے بعد جامعہ کے واگزار ہونے پر بارگاہ الٰہی میں شکریہ ادا کیا گیا اور دعا کی گئی کہ باقی معاملات بھی بحسن وخوبی حل ہو جائیں۔

اب 7 / نومبر رات کو نماز عشاء کے بعد مولانا عبدالعزیز صاحب کو ریسٹ ہاؤس سے گھر منتقل کیا گیا ہے جو رہائی کی طرف اہم پیش رفت ہے۔

جامعہ حفصہ کی تعمیر کے حوالے سے بہت سارے مسائل پر اتفاق ہو چکا ہے اور انشاء اللہ بہت جلد اس کے بارے میں بھی خوشخبری سننے کو ملے گی۔ جامعہ فریدیہ میں پورے آب وتاب کے ساتھ تعلیمی سلسلہ جاری ہے جامعہ کے منتظم مولانا عبدالغفار صاحب کو علماء ایکشن کمیٹی، اور مولانا عبدالعزیز دونوں کا اعتماد حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ علماء کے اس پلیٹ فارم کو جو لال مسجد سے متعلقہ مسائل کے حل کے لئے وجود میں آیا ہے اسے اہل حق علماء کی تمام جماعتوں اور تنظیموں کے مکمل اتحاد کا پیش خیمہ بنائے اور ہماری ٹوٹی پھوٹی کوششوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے......آمین

☆☆☆